www.novelsclubb.com
علیحدگی
از قلم بنتِ انصاری
IG/FB: Novelsclubb
www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

علیحدگی

از قلم

بنتِ انصاری

www.novelsclubb.com

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

میں آج بھی ہر صبح کے مطابق چھ بجے اٹھی۔ جلدی اٹھنا میری عادت اور مجبوری دونوں ہے۔ مجبوری میری جاب، اور عادت میری امی نے مجھے بچپن سے لگائی تھی۔ پہلے اسکول جانے کے لیے جلدی اٹھتی، پھر کالج، پھر یونیورسٹی اور اب کورٹ۔۔ وقت کا چکر چلتا گیا اور حالات بدلتے گئے لیکن عادت اور پکی ہوتی گئی۔

فجر کی نماز پڑھ کر تلاوت قرآن شریف کی اور ناشتہ کے نام پر دو ڈبل روٹی کے سلائس کھائے۔ ناشتہ میں ہمیشہ سے ہلکا پھلکا کرتی ہوں۔ اب مجھے ساڑھے سات

سے پہلے پہلے گھر سے نکلنا تھا ورنہ اگر بس چھوٹ جاتی تو اگلی بس نو بجے ملتی اور تب تک بہت دیر ہو جاتی کیونکہ میرے کیس کی سماعت ساڑھے آٹھ بجے تھی۔

بس پھر کیا تھا؟ اپنا وکیل والا کالا کوٹ پہنا اور فائیلز اٹھاتی گھر سے نکل گئی۔ شکر ہے کہ بس وقت پر مل گئی اور میں اس میں سوار ہو گئی۔ بس میں کافی رش تھا اور سیٹ نا ہونے کے برابر تھی مگر پھر بھی بس کنڈکٹر اور لوگوں کو آوازیں دے رہا تھا۔ بھلا اس سے کوئی پوچھے کہ ان باقی لوگوں کو سر پر بٹھانے کا ارادہ تھا؟

www.novelsclubb.com

خیر کچھ دیر بعد سیٹ پر بیٹھے ایک نوجوان کی نظر مجھ پر پڑی تو وہ شرمندگی سے اٹھ گیا اور مجھے وہاں بیٹھ جانا کا اشارہ کیا۔ بھلا پاکستانی مرد کو یہ بات گوارا کیسے کرتی کہ وہ بیٹھا ہو اور ایک وکیل پیشہ لڑکی کھڑی رہے۔ اسکے اشارے پر میں نے بھی بیٹھنا غنیمت جانا۔

مجھ سے اگلی سیٹ پر ایک عورت اپنی پانچ سالہ بیٹی کے ساتھ بیٹھی تھی اور وہیں کھڑا ایک آدمی جو کہ اس بچی کا باپ تھا وہ مسلسل اپنی بچی سے باتیں کر رہا تھا۔بچی بہت ہی پیاری تھی اور ایسے مزیدار جواب دے رہی تھی کہ دونوں میاں بیوی ہنس رہے تھے۔ان تینوں کو دیکھ اس گرمی اور بس کے ماحول میں بھی میرے چہرے پر خود بخود مسکراہٹ آ گئی۔

وہ ایک آئیڈیل فیملی تھی۔اگر نا بھی تھی تو میرے لیے تھی کیونکہ میرے ابو کی میری پیدائش سے پہلے ہی موت ہو گئی تھی۔میری ماں نے تنہا مجھے پالا تھا اور مجھے میرے پیروں پر کھڑا کیا تھا۔اور جب میری خدمت کی باری آئی تو وہ بھی مجھے چھوڑ کر چلی گئی تھیں۔

کاش میری بھی انکی طرح ایک مکمل فیملی ہوتی!!

میرا تسلسل اس وقت ٹوٹا جب بس رکی اور کنڈکٹر نے آوازیں لگانا شروع کی۔ کورٹ آچکا تھا۔ میں سیٹ سے اٹھی اور جاتے ہوئے اس بچی کے گال پر پیار کیا اور بس سے نکل گئی۔

کورٹ میں داخل ہوئی تو وہاں ایک الگ دنیا آباد تھی۔ ہر طرف مرد عورت سیاہ کوٹ پہنے چل رہے تھے۔ میں نے کلائی پر بندھی گھڑی دیکھی جو آٹھ بجنے کی اطلاع دے رہی تھی۔

میرے پاس آدھا گھنٹہ تھا۔ میں نے سوچا کہ ذرا چہل قدمی کر لی جائے۔ میری نظر ایک کمرے کی جانب پڑی جسکے اوپر بڑے بڑے حرفوں میں "چائیلڈ میٹنگ ہال" لکھا تھا۔ ناجانے کیوں خود بخود میرے قدم اس طرف بڑھ گئے۔

www.novelsclubb.com

وہ کمرہ ان لوگوں کا تھا جنکے درمیان علیحدگی ہو چکی تھی اور انکے بچے اپنے باپ سے ملنے آتے تھے۔اندر گئی تو ایک الگ سرد ماحول تھا۔ناجانے کیوں مجھے وہاں گھبراہٹ سی محسوس ہوئی۔ہر طرف بچے اپنے باپ سے مل رہے تھے۔کہیں باپ کے ساتھ دادا،دادی وغیرہ بھی تھے۔وہ سب بچے کو پیار کر رہے تھے،اس سے کھیل رہے تھے۔بچوں کے ساتھ میں انکی مائیں بھی تھیں جو ان سب سے لاتعلق بیٹھی تھیں جیسے وہاں موجود نا ہوں۔

www.novelsclubb.com

مجھے یہ منظر دیکھ کر صرف ایک خیال آیا۔آخر انہوں نے اپنے ہنستے بستے خاندان کو اپنے ہاتھوں کو کیوں برباد کیا؟ کہیں غلطی ماں کی ہو گی کہیں باپ کی، کہیں ساس نندوں کی تو کہیں مالی پریشانی۔لیکن ان سب کے بعد بھی آخر کیوں انہوں نے علیحدگی اختیار کی؟

ان ماں باپ کی دوبارہ شادی ہو جائے گی، یہ پھر سے اپنی زندگی شروع کرلیں گے لیکن ان سب میں ادھورا کون رہ جائے گا؟ اولاد۔۔اسے ماں باپ کا پیار اکٹھا نہیں مل سکے گا۔یہ لوگ اتنے بڑے فیصلے لینے سے پہلے ان معصوم بچوں کا کیوں نہیں سوچتے؟

مجھے لگ رہا تھا جیسے میں مزید وہاں رکی تو میری سانسیں بند ہو جائے گیں۔مجھ سے ان بچوں کا رونا نہیں دیکھا جا رہا تھا۔میں نے وہاں سے نکلنے میں بہتری جانی۔

میں اپنے آفس کی طرف چل دی۔وہاں جا کر منہ ہاتھ دھویا اور حواس بہتر کیے۔دیوار پر لگی گھڑی پر نظر پڑی تو نو بجے میں پانچ منٹ باقی تھے۔میں نے تمام سوچیں جھٹک دیں اور فائیلز دیکھنے لگی۔

لیکن اگر وہ الگ ہو جائیں تو اللہ ان میں سے ہر ایک کو اپنے فضل سے کافی کر دے گا،

اور اللہ بڑا فضل والا، حکمت والا ہے۔(قرآن،4:130)۔

ختم شدہ۔۔۔

www.novelsclubb.com